https://www.afkareislami.com

(٤) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰى بَعْضِ اُمَرَآءِ جَيْشِهٖ

فَاِنْ عَادُوْا اِلٰى ظِلِّ الطَّاعَةِ فَذَاكَ الَّذِیْ نُحِبُّ، وَ اِنْ تَوَافَتِ الْاُمُوْرُ بِالْقَوْمِ اِلَى الشِّقَاقِ وَ الْعِصْيَانِ فَانْهَدْ بِمَنْ اَطَاعَكَ اِلٰى مَنْ عَصَاكَ، وَ اسْتَغْنِ بِمَنِ انْقَادَ مَعَكَ عَمَّنْ تَقَاعَسَ عَنْكَ، فَاِنَّ الْمُتَكَارِهَ مَغِيْبُهٗ خَيْرٌ مِّنْ شُهُوْدِهٖ، وَ قُعُوْدُهٗ اَغْنٰى مِنْ نُّهُوْضِهٖ.

-----☆☆-----

مکتوب (۴)

ایک سالار لشکر کے نام

اگر وہ[1] اطاعت کی چھاؤں میں پلٹ آئیں تو یہ تو ہم چاہتے ہی ہیں اور اگر ان کی تانیں بس بغاوت اور نافرمانی پر ہی ٹوٹیں تو تم فرمانبرداروں کو لے کر نافرمانوں کی طرف اٹھ کھڑے ہو۔ اور جو تمہارا ہمنوا ہو کر تمہارے ساتھ ہے اس کے ہوتے ہوئے منہ موڑنے والوں کی پروانہ کرو۔ کیونکہ جو بددلی سے ساتھ ہو اس کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے اور اس کا بیٹھے رہنا اس کے اٹھ کھڑے ہونے سے زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

--☆☆--

[1] جب عامل بصرہ عثمان ابن حنیف نے امیر المومنین علیہ السلام کو طلحہ و زبیر کے بصرہ پہنچنے کی اطلاع دی اور ان کے عزائم سے آگاہ کیا تو حضرتؑ نے یہ خط ان کے نام تحریر کیا جس میں انہیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اگر دشمن لڑائی پر اتر آئے تو وہ اس کے مقابلے کیلئے ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہ لیں کہ جو ایک طرف حضرت عائشہ اور طلحہ و زبیر کی شخصیت سے متاثر ہوں اور دوسری طرف کہنے سننے سے ان کے خلاف جنگ پر بھی آمادہ ہو گئے ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگوں سے جم کر لڑنے کی توقع نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی ان پر بھروسا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ایسے لوگ اگر موجود رہے تو دوسروں کو بھی بددل بنانے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دینا ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆